# دار الافتاء دار العلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال

www.darululoomkabirwala.com | 0300-7895331
owaisirshadahmad@gmail.com | 0300-9606524
برائے رابطہ

فتویٰ نمبر 31837

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں نماز پڑھنے کیلئے مسجد میں داخل ہوا میرے ہاتھ میں نیا موبائل تھا بس میں نے جلدی سے نماز میں شامل ہونے کیلئے موبائل اپنے سامنے رکھا اور نماز میں شامل ہو گیا اسی دوران کسی نے موبائل اٹھا لیا اور میں نے نماز کو توڑنا مناسب نہیں سمجھا اور نماز نہیں توڑی، اب سوال یہ ہے کہ کیا چور کو پکڑنے کیلئے نماز توڑی جا سکتی تھی یا نہیں؟

المستفتی
سلیمان یزدانی، میاں چنوں

الجواب بتوفیق ملہم الصواب

اپنے یا کسی دوسرے کی جان مال کی حفاظت کیلئے نماز توڑی جا سکتی ہے عام ہے کہ نماز فرض ہو یا نفل۔

والدلیل علی ذالک۔

فی الھندیۃ ج ۱ ص ۱۰۹

رجل قام الی الصلاۃ فسرق منہ شیئ قیمتہ درھم لہ أن یقطع الصلاۃ ویطلب السارق سواء کانت فریضۃ أو تطوعا لأن الدرھم مال۔

وفی الدر المختار ج ۱ ص ۶۵۴

ویباح قطعھا لنحو قتل حیۃ وند دابۃ وفور قدر وضیاع ما قیمتہ درھم لہ أو لغیرہ۔

فی البحر ج ۲ ص ۵۲

والاصح ھو الفساد الا انہ یباح لہ افسادھا لقتلھا ـــــ وکذا اذا خاف ضیاع ما قیمتہ درھم لہ أو لغیرہ۔

واللہ اعلم بالصواب
کتبہ: نعمت اللہ تونسوی
از دار الافتاء دار العلوم کبیر والا
مورخہ ۱۲ محرم الحرام ۱۴۴۳ھ

الجواب صواب
۱۳/۱/۱۴۴۳ھ

دار الافتاء